سوال

(325) جھگڑے کے دران اکٹھی تین طلاقیں دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں یہ کہ مسمی محمد انور ولد خوشی محمد قوم قریشی سکنہ چاہ آنہ تحصیل بنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد کا رہائشی ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض کرتا ہوں ۔ یہ کہ میری بیٹی مسماۃ نصرت بی بی کا نکاح ہمراہ مسمی غلام حسین ولد محمد صدیق قوم قریشی موضع چاہ آنہ تحصیل بنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد سے عرصہ تقریبا 5 سال قبل کر دیا تھا ۔ جب کہ مسمات مذکورہ اپنے خاوند کے ہاں ساڑھے تین سال وقفہ وقفہ سے آباد رہی ۔ دوران آبادگی خاوند مذکور کے نطفہ سے ایک بچہ پیدا ہوا جو حیات ہے اور اس کی عمر تقریبا 2 سال ہے اور مسمات کے پاس ہے ۔ دوران آبادگی خاوند مذکور نے مسمات پر الزام بد چلنی کا لگانا شروع کر دیا اور اپنے بچے کو اپنا نطفہ ماننے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے گھر میں اکثر لڑائی جھگڑا رہتا اور خاوند مذکور مسمات کو معمولی معولی باتوں پر طعنے وغیرہ دیتا اور زدوکوب کرتا ۔ آخر کار خاوند مذکور نے مسمای کو مار پیٹ کر گھر سے دھکے دے کر اور تین بار زبانی طلاق طلاق طلاق کہہ کہ ہمیشہ کے لئے گھر سے باہر نکال دیا ہے ۔ جس کو عرصہ تقریبا ڈیڑھ سال کا ہو چکا ہے اور آج تک رجوع نہیں کیا ہے ، حالانکہ برادری والون نے کئی بار مصالحت کی بے حد کوشش کی جو ناکام رہی ۔ اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعاسہ بار زبانی طلاق طلاق طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں ؟ ہمیں مدلل شرعا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ،کذب بیانی ہوگی تو سائل خود ذمہ دار ہوگا ، لہذا مجھے شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔ (سائل : محمد انور حقیقی باپ مسماۃ مذکورہ نصرت بی بی)

تصدیق : ہم اس سوال کی حرف بحرف حلفا خدا تعالیٰ کو جان کر تصدیق کرتے ہین کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے اگر کسی بات غلط ثابت ہوگا تو ہم اسکے ذمہ دار ہوں گے ، لہذا شرعی فتویٰ صادر فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہو کہ صورت مسؤلہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہو چکی ہے ۔ کیونکہ طلاق دینے کا تعلق خاوند کی نیت اور زبان سے ہوتا ہے ۔ لہذا خاوند عاقل بالغ اپنی مرضی سے بلاجبر واکراہ جب چاہے اور جن الفاظ سے چاہے طلاق دے سکتا ہے ، یعنی الفاظ صریح ہوں یا کنائی ، تحریر تو اس کو اثبات کے لئے ہوتی ہے ۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ (1) باب الطلاق فی الاغلال ولکرہ والنیان ج 2ص 793،794

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے میری امت کے لوگوں کے خیالات کو معاف کر رکھا ہے جب تک وہ اپنے ان دلی خیالات کو عملی جامہ نہ پہنائیں یا زبان سے بول کر لفظوں میں ادا نہ کریں۔ اور یہ حدیث صحیح مسلم ج 1 کتاب الایمان میں بھی مروی ہے۔ اس حدیث صحیح کے آخری جملہ او تتکم سے صاف طور بر ثابت ہوتا ہے کہ زبانی طلاق بھی واقع ہوجاتی ہے۔ امام ترمذی اپنے دستور کے مطابق اس حدیث کے آخر میں ارقام فرماتے ہیں:

وَالعَمَلُ عَلَی ہٰذَا عِندَ أَہلِ العِلمِ: أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفسَہُ بِالطَّلَاقِ لَم یَکُن شَیءٌ حَتّٰی یَتَکَلَّمَ بِہِ (2) تحفۃ الاحوذی ج 2 ص 215۔ باب ماجاء فی من یحدث نفسہ بطلاق إمراتہ۔

کہ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ طلاق دہندہ کے دل کے خیال سے اس وقت تک طلاق نہیں پڑتی جب تک وہ زنان سے لفظ طلاق بول کر ادا نہ کرے۔ لہذا ثابت ہوا کہ زبانی طلاق بھی شرعا واقع ہوجاتی ہے۔

امام ابن قدامہ حنبلی ارقام فرماتے ہیں:

وجملۃ ذلک أن الطلاق لایقع الا بلفظ فلو نواہ بقلبہ من غیر لفظ لم یقع فی قول عامۃ اھل العلم منھم عطاء وجابر ن زید وسعید بن جبیر ویحیٰ بن ابی کثیر امام شافعی، امام اسحاق، امام قاسم، امام سالم، امام حسن بصری، امام عامر شعبی۔ (3) مغنی ابن قدامہ ج 7 ص 294

امام ابن رشد مالکی لکھتے ہیں:

أجمع المسلمون علی أن الطلاق یقع إذا کان بنیہ ولفظ صریح فمن اشترط فیہ النیۃ والفظ الصریح فاتباعا لظاھر الشرع (4) بدایۃ المجتھد: ج 2 ص 55

''اس بات پر علمائے اسلام کا اجماع ہے جب بیوی کو طلاق دینے کی نیت سے طلاق کا لفظ زبان سے ادا کرے گا تو طلاق واقع ہوجائے گی۔،،

فالمشھور عن مالک ان الطلاق لایقع الا بلفظ و نیۃ۔ (1) بدایۃ المجتھد: ج 2 ص 56

''امام مالک کا مشہور مذہب یہ ہے کہ طلاق لفظ اور نیت سے ہی واقع ہوتی ہے۔،،

شیخ الکل الامام السید نذیر حسین المحدث الدہلوی اور مفتی عبدالحق ملتانی فرماتے ہیں کہ جب شوہر شریعت کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو زبانی دے یا تحریری طلاق خواہ مخواہ پڑجائے گی۔ (2) فتاویٰ نذیریہ ج 3 ص 73

ابوالحسنات عبدالحی حنفی لکھنوی لکھتے ہیں:

فإن رکن الطلاق ہو التلفظ بلفظ یدل علیہ فلا یقع بمجرد العزم والنیۃ کذا فی البنایۃ (3) عمدۃ الرعایۃ ج 2 ص 77 حاشیہ 6587۔

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں دیوبندل کا بھی یہی فتوی ہے زبانی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبندج 2 ص) خلاصہ کلام یہ کہ مذکورہ بالا احادیث صحیحہ صریحہ کی رو سے جمہور علمائے امت کے نزدیک صورت مسؤلہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہوچکی ہے۔ اور سوال نامہ کی خط کشیدہ تصریح کی مطابق اس طلاق پر عرصہ ڈیڑھ برس کا گزچکا ہے۔ لہذا طلاق موثر ہوکر نکاح ٹوٹ گیا ہے اور مسمات نصرت دختر محمد انور اپنے شوہر کے حبالہ عقد سے آزاد ہوچکی ہے۔ یہ جواب ایک شرعی مسئلہ کا شرعی جواب ہے جو بشرط صحت سوال وصداقت گواہان مذکور بالا تحریر میں لاگیا ہے۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہر گز ذمہ درارنہ ہوگا نیز عدالت مجاز سے توثیق بھی ضروری ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص799

محدث فتویٰ